مولانا عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

داستانِ رفتگان

عظیم مجاہد حضرت مولانا جلال الدین حقانیؒ کی ایمان افروز باتیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے چہیتے شاگرد، اپنی زندگی کے چالیس برس میدانِ جہاد میں صرف کرنے والے عظیم مجاہد، فاضل وسابق مدرس دارالعلوم حقانیہ، معقولات ومنقولات پر دسترس رکھنے والے، فقید المثال عالم دین ، روسی فوج کے خلاف افغانستان میں خوست، پکتیکا اور ژاور کے مشکل ترین محاذوں پر اولین فتح پانے والے گوریلا کمانڈر ، طالبان دور حکومت کے وزیر سرحدات اور نائن الیون کے بعد ''حقانی نیٹ ورک'' کے سربراہ کے طور پر جانی پہچانی شخصیت مولانا جلال الدین حقانی کے انتقال کی خبریں اخبارات میں شائع ہورہی ہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اس سے قبل بھی ملا محمد عمر مرحوم کی رحلت کے ایک دو دن بعد یہ خبریں پریس اور میڈیا پر چلی تھی، پوری حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوگی کہ حقانی صاحب، کب اس دنیائے فانی سے پردہ فرما ہوئے؟ تاہم ان کی یاد میں یہ چند منتشر یاداشتیں نوکِ قلم سے لکھ دیئے۔

حضرت حقانی صاحبؒ سے ملاقاتیں تو بہت ہوئی تاہم ایک ملاقات جو افغانستان پر امریکی جارحیت سے قبل دارالعلوم حقانیہ میں عمِّ مکرم مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کے دفتر ماہنامہ الحق میں ۱۵؍رمضان ۱۴۲۰ھ کو ہوئی اس ملاقات کی بعض باتیں تاحال ذہن پر نقش ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ اپنی جہادی تاریخ قلمبند کردیں تو یہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوگا، بالکل ایسا ہی جیسا کہ اسلامی معرکوں کی تفصیلات ''فتوح الشام'' وغیرہ میں محفوظ ہیں۔ اسی طرح اس صدی کا یہ عظیم جہاد بھی آنے والی نسلوں پر بڑی دیرپا اثرات کا حامل ہوگا، لہٰذا اس جہاد کی معرکہ آرائیاں مجاہدین کے تہی دستیوں کے باوجود ثبات وعزیمت کے واقعات ، میدان جنگ کی کرامات یہ سب کسی نہ کسی طرح جزئی طور پر ہی صحیح، لیکن محفوظ تو ہونی چاہیئے۔

اس پر حقانی صاحب نے لمبی سانس لیتے ہوئے فرمایا: ایسی ہزاروں باتیں اور واقعات لوح قلب ودماغ پر رقم ہیں لیکن ہمیں اس کی فرصت کب ملتی ہیں کہ اسے نوک قلم پر لے آئے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ چلیئے چند ایک واقعات تو زبانی ہی سنا دیجئے۔ جس پر ذیل کے واقعات بیان فرمائے ساتھ

ہی تشریف فرما مولانا شیر علی شاہؒ صاحب نے بھی چند واقعاتِ جہاد سنائے۔

شیخ الحدیثؒ کا ارشاد مولانا جلال الدین حقانیؒ جہاد میں میرے جانشین:

فرمایا کہ یہ سب کچھ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تعلیمات اور توجہات کی برکات ہیں، جو میرے اور میرے ساتھیوں کے دلوں پر منعکس ہوئیں اور اللہ کریم نے ہمیں جہاد؛ افغانستان کے لیے چن لیا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے مجھے ایک دفعہ فرمایا ’’آپ میرے جانشین، خلیفہ اور جہاد کے عمل میں نائب ہیں‘‘۔

معمولی کنکریوں سے روسی ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کا الٹ جانا:

فرمایا کہ جہاد کے دوران گاہے گاہے ہم حضرت کی مجلس میں حاضر ہوکر روحانی فیض حاصل کرتے تھے، کہ ایک دن میں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے جنگی وسائل کی کمی اور دیگر مصائب کا ذکر کیا، کہ نہ ہمارے پاس ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں ہیں نہ طیارے اور میزائل، اور دوسری طرف عالم یہ ہے کہ عسکری ساز وسامان کا ایک بہت بڑا طوفان ہے، جو روس سے مسلسل چلا آرہا ہے، اور افغانستان کے چپہ چپہ میں تباہی پھیلا رہا ہے، تو آپ کے دادا جان مولانا عبدالحقؒ نے بڑے پیار سے فرمایا کہ بخاری شریف میں یہ حدیث تو تم نے پڑھی ہے، کہ ’’جب دشمن مقابلے میں آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں اٹھا کر شاہتِ الوجوہ کہتے ہوئے ان پر پھینک دیتے‘‘ تم بخاری شریف کے اس نبوی طریقہ کار کو اپنا لو۔ حقانی صاحب نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ ایک دفعہ ہم سخت نرغے میں تھے، ٹینکوں کا کانوائے آرہا تھا، ہم ایک پہاڑی ٹھکانے میں پریشان بیٹھے تھے کہ کوئی ایسا ہتھیار ہمارے پاس نہیں جو اس کانوائے پر کارگر ثابت ہوتا۔ بس اسی حالت میں میں نے کنکریوں سے مٹھی بری اور اپنے استاذ کے فرمان کے مطابق پیغمبر اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوا ’’شاہتِ الوجوہ‘‘ پڑھ کر کنکریاں دشمن کی طرف پھینک دی، اور پھر خدا کی قدرت کہ جو کنکری جس ٹینک اور بکتر بند گاڑی کو لگی وہ وہی الٹ کر نیچے گر گئی۔

پہاڑی وادی اور درے میں خشک ندی سے پانی کا میسر ہوجانا:

فرمایا کہ ایک دفعہ ہم مجاہدین پہاڑی درے میں پھنسے ہوئے تھے اطراف سے دشمنوں نے سارا علاقہ گھیر رکھا تھا، درے میں نیچے ندیاں خشک ہوچکی تھی، اس عالم میں ہمیں پانی کی سخت ضرورت پڑھ گئی، لیکن پانی کا نام ونشان دور دور تک معلوم نہیں ہورہا تھا، ہم کافی پریشان تھے، اسی دوران دشمن کے ہیلی کاپٹر فضا میں نمودار ہوئے، میں نے ساتھیوں کو کہا کہ اپنے بچاؤ کیلئے پہاڑی کے دامن میں چھپ

جاؤ۔ سب ساتھی پھیل گئے۔ ہیلی کاپٹر نے آکر وادی میں خشک ندی پر بمباری کی، اس بمباری کے نتیجے میں زمین سے پانی فوارے کی طرح پوٹنے لگا۔ دشمن کے ہیلی کاپٹر واپس ہوئے، تو میں نے ساتھیوں کو کہا کہ آؤ اللہ نے دشمن کے شر سے خیر نکالا۔ تمہارے لئے پانی کا الٰہی بندوبست ہو چکا ہے۔ جب ہم ندی پر گئے تو دیکھا کہ وہ بم جو انہوں نے پھینکا تھا تو بالکل صحیح سالم کڈھے پڑا ہے اور پانی چشمے کی شکل میں وہاں سے نکل رہا ہے

اس دن کے بعد مجاہدین کے رزق کی کسی قسم کی تشویش نہیں رہی:

مولانا جلال الدین حقانیؒ نے مزید فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمارا ایمان ہے اسی طرح یہ بھی عقیدہ ہے کہ مجاہدین کو اللہ تعالیٰ کبھی بھوکا نہیں چھوڑتا اور انہیں رزق ہر قسم کے سخت حالات واقعات میں پہنچا کر رہتا ہے۔ پھر فرمایا کہ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ روسی جہاد کے ابتدائی ایام میں جب ہم میدانِ جہاد میں مصروف تھے، تو دوران جہاد ایک دفعہ مجھے اور ہمارے دیگر ساتھیوں کو مسلسل کئی روز تک غلہ وغیرہ نہ مل سکا ایک دن صبح ہی صبح جب میں اٹھا تو بڑا پریشان تھا کہ اے اللہ ہم کیا کریں گے۔ اسی حالت میں نماز پڑھی اور پھر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ مجاہدین کپڑوں، چپلوں کے بغیر کسی نہ کسی طرح گزارہ کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری حالت یہ ہوتی تھی کہ تین تین مہینے بعد جا کر کپڑے تبدیل کرتے؛ لیکن غذا وخوراک کے بغیر گزر اوقات ناممکن ہے۔ دوسری طرف حال یہ تھا کہ ہمارے پاس غلہ بالکل ختم تھا، قریبی آبادی میں جو دوکاندار تھے، وہ ہمیں غلہ دینے پر آمادہ نہ تھے؛ وہ ہمیں کہتے کہ ہمارے پیچھے جاسوس لگے رہتے ہیں۔ جو کہ ہماری رپورٹ حکومت تک پہنچاتے ہیں، کہ یہ لوگ مجاہدین کو غلہ کی فراہمی کرتے ہیں، لہٰذا ہم مجبوراً چاہتے ہوئے بھی آپ کو اشیاء خوراک نہیں دے سکتے۔

فرمایا کہ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا خواب میں دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ بزرگ شخص پیچھے سے آکر میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر سخت لہجہ سے مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں ہے؟ میں جواب دینے والا تھا کہ اللہ پر بھروسہ ہے لیکن کچھ اسباب کے درجہ میں فکر بھی تو ہونی چاہئے، اس نے دوبارہ غصے بھرے انداز میں کہا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں؟ اس دفعہ میں پھر جواب دینے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اس نے تیسرے مرتبہ یہ جملہ دہرادیا اور پھر کہا کہ تم جب جہاد کے میدان میں نہ تھے، تو پچھلی ۳۲، ۳۳ سالہ زندگی میں تمہیں اللہ تعالیٰ مسلسل رزق دیتا رہا اور اب تمہارا خیال ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ہو تو تمہیں رزق نہیں ملے گا؟ پھر موصوف نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تمہارے لئے اس درخت کے اوپر گوشت لٹکا دے گا اور پھر وہ معمر بزرگ چلا گیا۔ میں بیدار ہوا تو

وہ خواب ذہن میں تھا جس سے ذہنی اطمینان کی کیفیت طاری ہوئی کہ اللہ مالک ہے وہی ہماری خوراک کا بندوبست کرے گا۔اسی صبح ایک چرواہا آیا اوراس نے ایک دنبہ لاکر ہمارے سامنے رکھ کر کہا کہ مجھے پتہ چلا کہ آپ لوگ کئی دن سے بھوکے ہیں ۔ لہٰذا یہ لے کر اپنی خوراک کا بندوبست کرلے اور ہاں میں نے دوسرے لوگوں کو بھی کہہ دیا ہے کہ اپنی صدقات وغیرہ یہاں آکر آپ مجاہدین کو دیں۔ وہ شخص چلا گیا تو ہمارے ساتھیوں نے اس دنبہ کی چرم نکالنے کیلئے بالکل اسی درخت پر لٹکایا جس کی طرف اس بوڑھے بزرگ نے اشارہ کر کے خواب میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس درخت پر گوشت لگادیگا۔بس اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی مجاہدین کے رزق کے متعلق تشویش نہیں کی

مولوی احمد گل شہید کے ساتھ امانت محفوظ رہنے کی بابت کرامت:

فرمایا کہ مولوی احمد گل شہید کے ساتھ ایک ساتھی کی کچھ امانت تھی غالباً ڈھائی تین لاکھ روپیہ تھا۔ جب شہید ہوئے تو امانت رکھوانے والے نے اس کے ورثا سے امانت طلب کی ۔ جواب میں ورثاء نے لاعلمی کا اظہار کیا، کہ ہمیں تو کوئی معلومات نہیں ہیں اس کے میراث میں ہمیں ایسی کوئی شئی نہیں ملی اور نہ اس کے بارے میں کوئی دستاویز ہے ۔ امانت رکھوانے والے نے کہا کہ میں نے دل میں کہا کہ میری امانت تو ضائع نہیں ہوئی ہوگی ؛ کیونکہ احمد گل (شہید) نہایت ہی امانتدار انسان تھے ۔اس نے کہا کہ میں نے اسی رات خواب میں مولوی احمد گل شہید کو دیکھا کہ اس نے کہا کہ تجھے اپنی امانت کی فکر ہے وہ بالکل محفوظ ہے ۔ میں نے اسے فلاں جگہ پر فلاں بنک کے فلاں اکاونٹ میں جمع کروائی ہے۔اور یہ سب کچھ میں نے ایک کاغذ پر تحریر کیا ہوا ہے اور وہ کاغذ میں نے اپنے گھر میں فلاں صندوق میں رکھا ہے ۔اس کے بعد میں جب صبح اٹھا تو اس کے ورثاء کے پاس گیا اوران کو پوری تفصیلات سے آگاہ کردیا وہ گھر گئے اور صندوق کھولا تو اس سے ایک کاغذ خود بخود اچھل کر نیچے آگرا جس پر پوری تفصیلات وغیرہ درج تھے اور وہ لے آیا۔بعینہ وہی تفصیل اس پر لکھی تھی جو کہ مجھے شہید مولوی احمد گل نے بتائی تھی ۔اس کے بھائی نے بتایا کہ واللہ ہم نے کئی بار کہ صندوق کھولا تھا۔حقانی صاحب نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے جا کر اسکو بنک سے یہ امانت نکلوا کردی

طالب محمد شہید کی کرامت

مولانا جلال الدین حقانی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم جہاد میں لڑ رہے تھے کہ ہمارے کچھ ساتھی شہید ہوئے ۔ ہم نے ان کو اٹھا کر دفنا دیا، ان میں ایک ساتھی طالب محمد کی لاش نہیں ملی ۔ ہم نے اسے کافی ڈھونڈا لیکن کچھ بھی پتہ نہ چلا۔ اس علاقے میں حکومتی لوگوں سے پتہ چلوایا کہ کہی زخمی یا مردہ

حالت میں اس کو تو نہیں لے گئے ہیں لیکن کہی بھی کسی قسم کی معلومات نہ ہوسکے۔ حتی کہ 12 دن تک کچھ بھی پتہ نہ چل سکا آخر ہم نے ارادہ کیا کہ اب یہ جنگی علاقہ چھوڑ دے کیونکہ ہم چھ دنوں میں جگہ تبدیل کرے جنگی حکمت عملی کی بنیاد پر۔ رات ایک ساتھی نے خواب دیکھا کہ طالب محمد شہید بتارہا ہے کہ تم لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہو، اگر مجھے ڈھونڈھتے ہو تو میں فلاں ڈھیری کیساتھ جو جڑی بوٹیاں ہے ان کے ساتھ ہوں۔ صبح وہ اٹھا تو اس نے مجھے (مولانا حقانی) بتایا۔ میں نے کہا کہ شہید کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا ،تم لوگ جاؤ اور اس جگہ کو ڈھونڈو جو اس نے خواب میں بتائی ہے۔ میں بھی آتا ہوں۔ وہ لوگ چلے گئے اور اس جگہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک نئی قبر تھی اور طالب محمد کی لاش نہ ملی۔ پھر میرے پاس آکر حالات بتائے کہ وہ نئی قبر کھودے؛ اس لئے پر پہلے کوئی قبر نہ تھی اور یہ قبر بھی تازہ ہے۔ میں نے اجازت دی، جب قبر کھودا گیا تو اس میں وہی طالب محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ پڑے ہوئے تھے تقریباً دو ہفتے گزرنے کے باوجود ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے اسے ابھی کسی نے شہید کر دفنا دیا ہو۔ وہ کافی زخمی تھے ایسے معلوم ہوا کہ اس پر 20,22 آدمیوں کے گروہ حملہ آور ہوکر شہید کیا۔

حقانی کہلانا اس نسبت کی برکت کے حصول کیلئے

خوست کی فتح کے موقع پر لاہور میں جمعیت علماء اسلام کے ایک کنونشن میں فرمایا، آپ حضرات کو یہ تجسس ہوگا کہ میں حقانی کیوں کہلاتا ہوں؟ اس تخلص میں میرا مقصد حقانیت کے موقف پر اپنی استقامت، حق کی علمبرداری، یا فنا فی الحق ہونے کا دعویٰ نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ میری نسبت مدرسہ حقانیہ اور اپنے شیخ ومربی مولانا عبدالحقؒ کی طرف ہوتا کہ اس نسبت کی لاج رکھ کر اللہ کریم ہمیں کامیابی سے نوازے۔ مجھے اس ادارے اور اپنے شیخ سے نسبت پر فخر ہے اور یہ سب اسی نسبت کی برکتیں ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں توفیق دی اور ہم سکوت، قعود اور مداہنت سے بچ کر جابر وظالم اور بڑے کافر اور ملحد کے مقابلہ میں ڈٹ گئے اور بزعم خود سُپر پاور کے مقابلہ میں توپوں، ٹینکوں اور جہازوں کی بمباری کے سامنے سینہ سپر ہوگئے اور اللہ پاک نے کمیونزم کو نہ صرف یہ کہ افغانستان اور روس میں شکست دی بلکہ اسے پورے عالم میں رسوا کردیا۔ آج خود رُوسی جمہوریتیں مجاہدین کی برکت سے آزادی کے لئے کوشاں اور بیقرار ہیں بلکہ اس جہاد کی برکت سے پورے عالم میں محکوم ومظلوم اور غلام قوموں (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) کو بھی آزادی کا احساس ہوا۔ یہ سب حقانیہ، مولانا عبدالحقؒ اور حق پرستی کی برکتیں ہیں کہ آج جہادِ اسلام پوری دنیا میں ایک اہم اسلامی تعلیم کی حیثیت سے متعارف ہے۔

مختصر سوانح

آپکی مختصر سوانحی احوال جو آپ کے بھائی حاجی خلیل الرحمٰن صاحب اور بعض دیگر ذرائع سے میسر ہوئے کچھ یوں ہیں۔

پیدائش: آپ ۱۹۴۰ء میں الحاج خواجہ محمدؒ بن سید عالی شاہؒ کے ہاں افغانستان کے صوبہ پکتیا کے ضلع وزی میں پیدا ہوئے

قومیت: خاندانی حیثیت سے تعلق خوست کے معروف قبیلہ زدران کی شاخ میزائی سلطان خیل سے ہے ،آپ کا گھرانہ علمی ، جہادی اور روحانی حیثیت کا حامل ہے،اور انگریز کے خلاف جہاد میں ہمیشہ صف اول میں برسرِ پیکار رہا، گویا جہاد وحریت کا کام آپ کو ورثہ میں ملا۔

تعلیم: ابتدائی اور وسطانی درجات کی تعلیم کی سلسلہ میں اپنے علاقہ کے علماء کرام مولانا صاحب بادشاہ،مولانا سید حسن ،مولانا نادر خان ،مولانا خواجہ اور مولانا محمد قاسم سے استفادہ کیا،مزید علمی خوشہ چینی کیلئے دارالعلوم حقانیہ پہنچے

فراغت: دارالعلوم حقانیہ سے ۱۳۹۰ھ میں فراغت پائی۔

دارالعلوم حقانیہ میں تقرری

یکم ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ کو ۹۰ روپیہ مشاہرہ کے ساتھ تقرر ہوا۔صرف ایک برس تک یہاں تدریسی خدمات بجالا سکے۔روس کے خلاف جہاد میں عرصہ دراز تک سرگرم عمل رہے۔طالبان تحریک کے صف اول میں شامل تھے۔اسوقت حقانی نیٹ ورک کے نام سے امریکہ اور یورپ کیلئے دردسر بنے ہوئے ہیں ۔جہادی عظیم کارناموں کی وجہ سے انہیں اپنے وقت کا امام شامل گردانا جاتا ہے۔

مدرسہ منبع العلوم

آپ نے شمالی وزیرستان کے علاقہ میران شاہ میں دینی علوم کا ایک مرکز منبع العلوم کے نام سے قائم کیا۔جس سے ہزاروں علماء نے فیض حاصل کیا۔یہی مدرسہ روس کے مقابل عظیم جہاد کا مرکزی مورچہ بھی رہا۔

اولاد اور دین کی خاطر ان کے قریبی لواحقین کی شہادتیں

آپ کے فرزند مولانا سراج الدین حقانی المعروف بہ خلیفہ صاحب کو آپ کا نائب سمجھا جاتا ہے ان کے علاوہ مولانا نصیر الدین المعروف بہ ڈاکٹر صاحب جہادی میدان میں آپ کے ہم نوا رہے جنہیں کچھ عرصہ قبل اسلام آباد میں شہید کیا گیا۔آپ کی اولاد میں تین فرزندان بدرالدین، عمر اور محمد بھی